تراجم قرآن مجید۔ تازہ بتازہ نو بنو

* ڈاکٹر محمد حمید اللہ

تمہید

تیس برس ہوتے ہیں، موقر رسالہ ''معارف'' کے دسمبر ۱۹۵۹ء (۱) کے شمارے میں میرے ایک مضمون کو اشاعت کی عزت بخشی گئی تھی، '' قرآن مجید کے فرانسیسی ترجمے'' اس میں اس وقت تک کے سارے معلوم فرانسیسی ترجموں کا تاریخ وار ذکر کیا گیا تھا اور ان چھبیس (۲۶) تراجم کی فہرست میں سب سے آخری وہ تھا جسے اس سے ایک ہی مہینہ پہلے یکم نومبر ۱۹۵۹ء کو شائع کرنے کی مجھے سعادت حاصل ہوئی تھی، اُس مضمون میں خاص کر اس آخری ترجمے کی سرگزشت بھی درج تھی کہ کن حالات میں وہ کام ہاتھ میں لیا گیا اور کس طرح جلد اور جلدی میں تکمیل کو پہنچایا گیا۔

ان تین دہ سالگیوں میں بہت سے نئے ترجمے بھی شائع ہوئے ہیں اور اپنی بعض پرانی معلومات کی اصلاح بھی کرنی پڑی ہے، جس سے ناظرین معارف کو ناواقف نہیں رہنا چاہیے، اجازت ہو تو آج، اسی موضوع پر عود بھی کروں اور نظر ثانی بھی، اور اس کی ایک ضمنی، ذیلی تقریب یہ بھی ہوئی ہے کہ خود میرے ترجمہ کا، خدا کی ششدر کرنے والی عنایت سے، پندرہواں ایڈیشن اس وقت مطبع میں ہے، پروف دیکھ چکا ہوں، سابق میں کچھ نہیں تو دو ڈھائی لاکھ نسخوں کی نکاسی ہو چکی ہے اور مانگ کی کثرت سے اس دفعہ نیا ایڈیشن ناشر ایک لاکھ کی تعداد میں چھاپ رہا ہے۔ وللّٰہ الحمد والمنّۃ

اس تمہید کی تتمیم کرتے ہوئے عرض کروں گا کہ مقالہ ہذا کی تدوین کے لیے جب معارف موقر کا متعلقہ پرانا شمارہ نکالا تو کچھ عجیب باتوں سے بھی دوچار ہوا۔ اس میں مولانا ضیاء الدین اصلاحی صاحب بھی مقالہ نگاروں میں تھے اور ان کا نام اب رسالے کے ٹائٹل کو زیب دے رہا ہے۔

---

* بشکریہ ''ماہنامہ معارف''، اعظم گڑھ، نومبر ۱۹۸۸ء (ص ۳۷۹۔۳۹۱)

اسی ٹائٹل کے آخری صفحہ پر ''خطباتِ مدراس'' اور ''رحمت عالم'' جیسی شہرہ آفاق کتابوں کا اشتہار بھی دیا تھا، ابھی ابھی اطلاع آئی ہے کہ میری ''خطباتِ بہاولپور'' کا نظر ثالث شدہ ایڈیشن اسلام آباد میں چھپ گیا ہے جو ''خطباتِ مدراس'' ہی کا خوشہ چین اور گویا تکملہ ہے، اسی طرح میری فرانسیسی سیرۃ النبیؐ کے پانچویں ایڈیشن کے پروف بھی آئے ہوئے ہیں اوران شاءاللہ چند ماہ میں چھپ جائیں گے۔

اسی شمارہ میں جگن ناتھ آزاد کی منظوم تاریخ انسانیت سے ختم المرسلینؐ کی ولادت باسعادت کا متعلقہ اقتباس بھی پڑھا، بے اختیار آنسو بہ نکلے معلوم نہیں موصوف ابھی بقید حیات ہیں یا نہیں (۲) جی چاہتا ہے کہ اس نظم کا فرانسیسی ترجمہ کرکے یہاں کے کسی رسالہ میں شائع کروں (۳)، واللہ المستعان، یہ ہوسکا تو ان شاءاللہ اطلاع دوں گا۔

❶ آمدم برسر مطلب: تصحیح

دسمبر ۱۹۵۹ء کے معارف کے محولہ پرانے مضمون میں' پرانی معلومات کی اساس پر (جو ''جولیش انسائیکلوپیڈیا'' پر مبنی تھیں) عرض کیا تھا کہ اولین معلوم فرانسیسی ترجمہ قرآن مجید طلیطلہ (اندلس) کے عالم دون ابراہام (Don Abraham) (غالباً یہودی) کا ہے، قشطیلہ کے حکمراں الفونسو دہم (حکمرانی ۶۵۰ھ/۱۲۵۲ء تا ۶۸۳ھ/۱۲۸۴ء) کے حکم سے یہ کام اسپینی زبان میں کیا گیا، اور پھر اسپینی سے بون آوین تورادے سیوے (Bonnaventura De Seve) نے اس کا فرانسیسی میں ترجمہ کیا۔ مگر روما کے آنجہانی فاضل پروفیسر لیوی دیلاوِیدا (Levi Della Vida) نے اپنے ایک عنایت نامے میں مجھے لکھا تھا کہ یہودی انسائیکلوپیڈیا کے مقالہ نگار اشٹائن شنائڈر (Steinschnider) کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ دون ابراہام نے سورۂ معارج کا نہیں، بلکہ ایک عربی معراج نامے کا اسپینی میں ترجمہ کیا تھا، یہ کتاب اتنی مقبول ہوئی کہ اس کا لاطینی اور فرانسیسی میں Bonaventura De Sienne نے ترجمہ کیا، اور یہ کہ اس کا نام (De Seve) غلط ہے، یہ ایک شہر ہے جو اٹلی میں ہے اور اطالوی میں Siena لکھا جاتا ہے (یعنی سئے ناوالا) اس موضوع پر دیکھو چیرولی کی اطالوی کتاب معراج "E.Cerulli; il Libro Della Scalla." میری تازہ معلومات کے مطابق قدیم ترین فرانسیسی ترجمہ قرآن دون ابراہام کا نہیں، بلکہ میشائیل بوڈے (Michael Baudier) کا ہے جس کا زمانہ ۱۵۸۰ء تا ۱۶۴۵ء کا ہے یہ مستقل ترجمہ قرآن تو نہیں ہے، بلکہ اس کی کتاب ''ترکوں کے مذہب کی تاریخ''

(Histoire De La Religion Des Turcs) مطبوعہ پاریس ۱۶۲۵ء میں بکثرت آیات قرآن کا کامل مفہوم یا تلخیص وخلاصہ دیا گیا ہے، اچھا ہو یا برا، یہ سب سے پرانا ترجمہ ہے جو فرانسیسیوں کو ان کی اپنی زبان میں پڑھنے کو ملا تھا۔

معارف کے محولہ پرانے مضمون میں فرانسیسی تراجم کی مجموعی تعداد چھبیس (۲۶) دی گئی تھی، میرے زیر طبع فرانسیسی ترجمہ قرآن کے دیباچے میں فرنگی زبانوں کے تراجم قرآن کی جو فہرست ہے، اس میں فرانسیسی میں اب پورے ستر (۷۰) ترجمے بلکہ کچھ زائد ہی دیئے گئے ہیں، آج اس پوری تفصیل سے بحث نہیں کروں گا، صرف اپنے ترجمے کی سرگزشت عرض کروں گا:

اس کے پہلے ایڈیشن کی ۲۰ / اکتوبر ۱۹۵۹ء کو طباعت مکمل ہوئی تھی، اس میں سے چھبیس نسخے خصوصی عمدہ کاغذ پر چھپے، اوران پر حروف (A) تا (Z) بھی درج کیے گئے ہیں (یہ ناشر نے خاص لوگوں کو دیے) مزید ایک سو نسخے بھی اچھے کاغذ پر چھپے، اوران پر اعداد (I, II تا C) درج ہیں، اور یہ ناشر کمپنی کے مالکوں اور حصہ داروں کے لیے مخصوص کیے گئے، ان کے علاوہ بارہ ہزار نسخے جن پر ہندسے (1,2 تا 12000) درج ہیں، اور یہ ناشر کمپنی کے شرکاء کے لیے فروخت کے لیے پیش کیے گئے۔ [ناشر کا نام ہے "کتابوں کا فرانسیسی کلب" Club Francais Du Livre اوراس کی نشریات صرف ان لوگوں کو فروخت کی جاتی ہیں جو اس کلب کے ممبر بنیں، عام خریداروں کو نہیں]۔ ترجمہ چھپتے ہی ممبر ٹوٹ پڑے، اور یہ ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور ناشران کو ہر کتاب کی اشاعت کی اطلاع اور تفصیل دیتا ہے، چنانچہ اس ترجمہ کی خوبصورت طباعت اور خوبصورت زریں جلد کے باعث ساڑھے بارہ ہزار نسخے صرف دو ہفتوں میں بک گئے، خفیف اصلاح کے بعد دوسرا ایڈیشن نومبر ۱۹۵۹ء میں کلب ہی نے چھاپا، اس کا ایک چوری کا عکس ایڈیشن قم میں بلا تاریخ چھپا، تیسرا اور چوتھا ایڈیشن ناشر کی اجازت سے پاریس کے مطبع قرطاجہ کے مسلمان مالک نے ۱۹۶۳ء میں چھاپے، ان میں ایک میں سے ایک میں عربی متن بھی ہے، پاریس کے ایک غیر مسلم ناشر کتب پادو (Padoux) نے ۱۹۶۵ء میں ایک نیا پانچواں ایڈیشن بہ اجازت چھاپا، اس میں جو عربی متن ہے وہ ترکی کے ایک مشہور خطاط کا لکھا ہوا ہے، اور ترکی کے محکمہ امور مذہبی نے اس کا عکس چھاپا تھا مگر اس فرانسیسی ناشر نے ترکی حکومت سے اجازت لینی ضروری نہ سمجھی، اس ایڈیشن کی دو جلدیں ہیں۔

ایک میں قرآن کا متن وترجمہ، اور دوسری میں کچھ لغو تصویریں ہیں اور گویا ترجمے کی ہمراہی جلد ہے،

یہ مؤلف سے پوچھے بغیر نئے ناشر نے کیا تھا، چھٹا اور ساتواں ایڈیشن مؤلف کی نظر ثانیوں کے بعد اصل ناشر ہی نے ۱۹۶۶ء اور ۱۹۷۱ء میں چھاپے، آٹھواں نظر ثانی شدہ ایڈیشن عربی متن کے ساتھ ۱۹۷۳ء میں بیروت میں چھپا، اس کے ناشر نے اس کے دو مزید ایڈیشن بلا ترمیم چھاپے مگران پر تاریخیں درج نہ کیں، نواں چوری کا ایڈیشن جو تیسرے ایڈیشن کا عکس ہے، کتب خانہ اشاعت اسلام، دہلی نے عربی متن کے ساتھ چھاپا، اور اس کے دو مزید ایڈیشن بلا تاریخ طبع ہوئے اور یہ جزیرہ موریشس کے ایک مسلمان تاجر کے مصارف پر نکلے، دسواں ایڈیشن مؤلف کی نظر ثانی سے عربی متن کے ساتھ بیروت میں دو جلدوں میں چھپا، اسی کو ۱۹۸۰ء میں حکومت قطر نے مکرر چھپوایا، گیارہواں ایڈیشن بلا ترمیم بیروت میں ۱۹۸۱ء میں ایک جلد میں طبع ہوا، بارہواں ایڈیشن بعد نظر ثانی ۱۹۸۳ء میں انقرہ میں چھپا ہے، ایک چوری کا ایڈیشن جس میں باہر دسواں ایڈیشن لکھا ہے اور اندر گیارہواں ایڈیشن لکھا گیا ہے، بیروت میں چھپا ہے، مگر یہ حقیقت میں، بیروت کے آٹھویں ایڈیشن کا عکسی چھاپا ہے، تیرہواں ایڈیشن مؤلف کی نظر ثانی کے بعد ۱۹۸۵ء میں پچاس ہزار کی تعداد میں امریکہ میں چھپا، چودہواں ایڈیشن مؤلف کے علم واجازت کے بغیر ۱۹۸۵ء ہی میں بینین Le Hennin نامی کمپنی نے شائع کیا جو غالباً ایک پرانے ایڈیشن کا عکسی چھاپا تھا اور جس میں عربی متن بھی لگایا جانا معلوم ہوا، یہ کمپنی افلاس کے باعث جلد ہی ٹوٹ گئی اور مؤلف کو اس ایڈیشن کی صورت دیکھنے کا بھی موقع نہ مل سکا، اللہ کی مرضی، پندرہواں ایڈیشن مؤلف کی نظر جدید کے بعد آج کل (یہ مضمون لکھتے وقت، اکتوبر ۱۹۸۸ء میں) امریکہ میں زیر طبع ہے اور اس کے مسلمان ناشر کا بیان تھا کہ مانگ کی کثرت کے باعث اس کے ایک لاکھ نسخے چھاپے جارہے ہیں، وللہ الحمد،

اپنے اس ترجمے کی خصوصیتیں پرانے مضمون میں لکھ چکا ہوں، نئے ناظرین معارف سے معذرت کرتا ہوں کہ اس کی تکرار نہیں کرسکتا، اس میں سو صفحے سے زائد کا ایک مقدمہ ہے جس میں خاص کر قرآن مجید کی تدوین کی تاریخ اہمیت رکھتی ہے، نئے زیر طبع ایڈیشن میں اس سند کا فوٹو بھی شامل کررہا ہوں جو مسجد نبویؐ کے شیخ القراء نے اس گناہگار کو شروع سے آخر تک پورا قرآن مجید ان کو سنانے کے بعد عطا فرمائی تھی، اس میں نسلاً بعد نسلٍ سارے اساتذہ کا ذکر ہے، اور آخری مرحلے میں حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابن مسعودؓ، حضرت ابی بن کعبؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ پانچ صحابیوں سے سننے کا ذکر ہے، اور اس سے اوپر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آتے ہیں، اس مقدمہ کے بعد فرنگی زبانوں کے سارے تراجم کا ذکر ہے، یہ انچاس زبانیں ہیں، اور بعض میں کامل

نہیں، صرف جزئی ترجمہ ہوا ہے، ضخامت کے خیال سے مشرقی زبانوں کا اس فہرست میں ذکر نہیں ہے، کتاب میں تین انڈیکس ہیں، ایک مقدمہ کا، دوسرا مترجمین کی فہرست کا اور تیسرا ترجمہ حواشی وقرآن کا، خطاء ونسیان سے مبرا نہیں ہوں، عفو مولا کا فقیر محتاج ہوں۔

❷ ترجموں کی فہرست

دنیا میں جتنی بھی عجمی (غیر عربی) زبانیں ہیں ان میں سے ہر ایک میں قرآن مجید کے ترجمے کی ضرورت ہوگی تا کہ جن کو عربی نہیں آتی وہ بھی احکام خداوندی سے واقف ہو سکیں، اسے وہی شخص کر سکتا ہے جسے دونوں زبانیں آتی ہوں، اور اچھی آتی ہوں، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ایک ہی زبان میں کئی کئی لوگ ترجمہ کرتے ہیں، قرآن مجید کے ترجمہ کا آغاز عہد نبویؐ سے ملتا ہے، مشہور حنفی فقیہ شمس الائمہ سرخسی اور امام تاج الشریعہ بیان کرتے ہیں کہ چند نو مسلم ایرانیوں نے حضرت سلمان فارسیؓ سے خواہش کی کہ وہ ان کو نماز کے لیے لابد عنصر یعنی سورۂ فاتحہ کا فارسی ترجمہ مہیا کریں، حضرت سلمان فارسیؓ نے اس کو انجام دینے کے بعد رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا، اور آپؐ نے منع نہ فرمایا تو وہ ترجمہ ان کو بھیج دیا، اور یہ لوگ اس کو اس وقت تک نمازوں میں پڑھتے رہے جب تک کہ عربی متن ان کو یاد نہ ہو گیا اور یہ کہ اس فارسی ترجمے کا پہلا جملہ تھا:

''بنام خداوند بخشاینده مهربان''

جیسے جیسے اسلام پھیلتا گیا، عام تعلیم کے لیے کامل قرآن مجید کے ترجموں کی ضرورت ہونے لگی، دوست ہی نہیں دشمنوں کو بھی، تا کہ اسلام کی تردید کر سکیں، نو مسلموں میں فارسی اور ترکی سرفہرست نظر آتے ہیں تو معترضین میں سریانی اور یونانی۔

مجھے معلوم نہیں ساری زبانوں کے معلوم تراجم قرآنی کی فہرست سب سے پہلے کس نے مدون کی، البتہ یہ جانتا ہوں کہ دیگر اسلامی چیزوں کے ساتھ فرنگیوں نے خاص کر گزشتہ صدی میں اس سے بھی دلچسپی لی، مثلاً وکتور شووین (Victor Chauvin) کی فرانسیسی کتاب (مطبوعہ بلجیم) ہے، جس کے عنوان کا ترجمہ ہوگا: ''ان کتابوں کی فہرست سے جو عربی میں، یا عربوں سے متعلق ۱۸۱۰ء سے ۱۸۵۰ء تک عیسائی یورپ میں چھپیں۔'' (مخفف نام۔ ببلیو گرافی (Bibliographie) کی دسویں جلد قرآن اور حدیث سے متعلق ہے، اس میں تراجم قرآن مجید کا کافی مواد ہے، یورپ اور امیرکا کے بڑے کتب خانوں کی فہرست سے مدد ملتی ہے،

امیر کا کے مشنری رسالے ''مسلم ورلڈ'' نے اس بارے میں ایک خصوصی اور طویل مقالہ شائع کیا، غالباً اسی سے لے کر مصر کے عربی رسالے ''الہلال'' میں جرجی زیدان نے بھی ایک مقالہ چھاپا، مگر یہ سب سوکھی پھیکی فہرستیں تھیں جن میں زبان اور مترجموں کے نام اور زیادہ سے زیادہ ترجمے کی تاریخ طباعت درج تھی، مگر میں شروع میں ان سے بھی واقف نہ تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ خود توریت اور انجیل کے تراجم کی بھی مکمل فہرستیں میرے علم میں نہیں پائی جاتی ہیں۔ مجھے اس سے دلچسپی ایک انگریزی کتاب دیکھ کر ہوئی، اس کا نام ہے ''انجیل بہت سی زبانوں میں'' (Gospel in Many Tongues) اس میں کئی سو زبانوں کا نام اور ہر ایک میں انجیل کا ایک مختصر اقتباس بطور نمونہ دیا گیا ہے اس میں عربی بھی ہے اردو بھی، اور ایسی زبانیں بھی جن کا نام مجھے پہلی دفعہ اس کتاب سے معلوم ہوا، یہ کوئی پانچ سات سو زبانوں کے مواد پر مشتمل کتاب تھی جس سے مجھے تاسف ہوا کہ ہم نے قرآن کی کیا خدمت کی ہے؟ اس میں صرف تراجم کے اقتباس ہیں، مترجموں سے بحث نہیں ہے۔

آمدم برسر مطلب، حیدرآباد (دکن) میں مرحوم ابومحمد مصلح صاحب نے (جو غالباً بہار کے باشندے تھے، اور ''بچوں کی تفسیر'' کے مؤلف، لاہور وغیرہ میں عرصہ تک قرآن مجید کی خدمت میں سرگرم رہ چکے تھے) ''عالمگیر تحریک قرآن مجید'' کے نام کی ایک انجمن ۱۳۴۷ھ/۱۹۲۸ء میں قائم کی، اس کا مقصد دنیا کی ساری زبانوں میں قرآن مجید کے ترجمے شائع کرنا تھا، رفتہ رفتہ مجھے بھی اس سے واقفیت ہوئی اور موسس کا ہاتھ بٹانے کی تھوڑی بہت مجھے بھی سعادت حاصل ہوئی، چنانچہ ۱۳۶۴ھ/(۱۹۴۵ء) میں ''القرآن فی کل لسان'' نامی کتاب اسی انجمن نے شائع کی، اس میں ۲۳ زبانوں کے بارے میں مواد تھا، ہر زبان کے سارے معلوم مترجموں اور ترجموں کی فہرست اور بطور نمونہ سورۃ فاتحہ کا ترجمہ ہر زبان کے ساتھ تو شامل کیا گیا۔ کتاب بہت مقبول ہوئی، والحمدللہ، اور دوسرے ہی سال ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء میں وہیں اس کا دوسرا ایڈیشن نکلا اور اس دفعہ ۴۳ زبانوں کا ذکر کیا جا سکا، پھر مانگ کی کثرت سے ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء میں تیسرا ایڈیشن بھی نکلا، جس میں ۶۷ زبانوں کے ترجموں کا پتہ چلا تھا۔

پھر مشیتِ الٰہی یہ ہوئی کہ انگریز بھی ملک بدر ہوں، اور سلطنت آصفیہ بھی بڑے خون خرابے کے ساتھ ختم ہو۔ اس کے بعد سے مجھے اس کا موقع تو نہ ملا کہ کتاب کا نیا ایڈیشن نکال سکوں، لیکن معلومات جمع کرنے کا شوق برقرار رہا، اس کا بھی موقع ملا کہ عالم دوستوں اور ملاقاتیوں کی مدد سے سورۃ فاتحہ کے نئی نئی زبانوں میں ترجمہ کرا کرا اپنے ذخیرے کا حجم ''مصنوعی طور پر بڑھا سکوں، آج کل میرے پاس ڈیڑھ سو سے زیادہ زبانوں کا مواد

فراہم ہوگیا ہے جن میں سے تقریباً اسی میں کامل ترجمہ قرآن ہے، باقی میں جزئی۔

یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ تراجم قرآن کی کثرت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں اردو کا نمبر سب سے پہلے آتا ہے، کہ اس میں پانچ سات سو ترجمے بتائے جاتے ہیں، پھر ترکی اور فارسی کا نمبر آتا ہے، فرنگی زبانوں میں انگریزی، فرانسیسی اور جرمن فائق ہیں۔

جوئندہ یابندہ، کتاب کی اشاعت کے وسائل نہ ہونے پر یہ سوچا کہ کتاب کی جگہ مقالے چھاپوں، اتفاق کی بات ہے کہ ۱۹۶۰ء میں ایک ایرانی صاحب سے ملاقات ہوئی جو پیرس سے فرانسیسی زبان میں ''افکار شیعہ'' (La Pense Chi' Ites) نامی ایک دو ماہی رسالہ نکالنے لگے، مجھے حرج نہ معلوم ہوا کہ اس کے ہر نمبر میں حروف تہجی پر ایک ایک زبان کا مواد شائع کروں اور ساتھ ہی حسب سابق سورۃ فاتحہ کا ترجمہ بھی اس زبان میں دیتا جاؤں، لیکن دو ہی سال بعد، بارہ ہی نمبر نکلے تھے کہ ۱۹۶۲ء میں یہ رسالہ بند ہوگیا، اس میں فرانسیسی، افریقائی، البانی، الخمیادو، المانی (جرمن)، عربی، ارمنی، آسامی اور آذری کا ذکر آیا تھا۔ پھر ایک تونسی مسلمان پیرس ہی سے ''فرانس اسلام'' نامی ایک ماہوار رسالہ ۱۹۶۷ء سے فرانسیسی زبان میں شائع کرنے لگے، میں نے اس سے بھی استفادہ کیا، پچاس ایک نمبر نکلنے کے بعد مالی دشواریوں سے یہ رسالہ بھی بند ہوگیا، رسالہ افکار شیعہ کچھ عرصہ بند رہنے کے بعد ۱۹۸۰ء میں دوبارہ ''بینش اسلام'' (Connaissance De L'Islam) کے نام سے شائع ہونا شروع ہوا، پھر ۱۹۸۳ء میں مکرر بند ہوگیا، مرضی مولا از ہمہ اولیٰ۔

اس سلسلہ کی ایک آخری چیز یہ ہے کہ بعض عربی سلطنتوں اور ترکی حکومت نے استنبول میں ایک ادارۂ قائم کیا ہے، جو اسلامی فنون لطیفہ اور ثقافت (تہذیب وتمدن) پر تحقیقاتی کام کرتا ہے، وہاں کے مواد کی کثرت کے باعث استنبول سے بہتر اس کا کوئی مرکز نہیں ہوسکتا، اس کے ناظم اعلیٰ ڈائریکٹر جنرل) ایک ترکی فاضل ڈاکٹر اکمل الدین احسان اوغلو ہیں، اس نے ۱۹۸۶ء میں ایک کتاب انگریزی میں چھاپی ہے جس کا نام ہے:

(World Bibliography of Translation Of The Meanings Of The Holy Qur'an, Printed Translations 1515-1980)

یعنی مطبوعہ تراجم قرآن مجید کی عالمگیر فہرست از ۱۵۱۵ء تا ۱۹۸۰ء اس میں ۸۸۰ + ۳۴ صفحے ہیں، قلمی تاحال شائع شدہ ترجمے اس فہرست سے خارج ہیں، لعلّ اللّٰہ یحدث بعد ذلك أمرا۔

یہ بیان کرنا شاید ضروری ہے کہ یک لسانی فہرستیں بھی ہیں، صرف فارسی ترجموں پر، صرف ترکی ترجموں پر، (از ناچیز حمید اللہ)، وغیرہ نیز یہ بھی کہ جب ۱۹۵۹ء میں میرا فرانسیسی ترجمہ قرآن مجید شائع ہوا، تو اس کے فرنگی ناشر کے اصرار پر میں نے اس کے مقدمے میں صرف یورپی زبانوں کے ترجموں کی مکمل فہرست شامل کی (مؤلف کا نام، مقام اشاعت، تاریخ طباعت ہائے مختلفہ وغیرہ) اس میں بشمول ترکی والبانی اٹھائیس (۲۸) زبانوں کا مواد تھا، اس کے پندرہویں ایڈیشن میں جو ان سطروں کی تحریر کے وقت ۱۹۸۸ء مطبع میں ہے، چھیالیس زبانوں کا ذکر ہے، ان میں سے متعدد کئی کئی خطوں میں لکھی جاتی ہیں، مثلاً یوگوسلاوی (بوشناق) زبان عربی، لاطینی اور روسی تین خطوں میں ملتی ہے، ترکی زبان اور اویغوری، عربی، لاطینی اور روسی چار خطوں میں، یونانی زبان عربی اور یونانی خطوں میں، پولینڈی زبان عربی اور لاطینی خطوں میں وغیرہ۔ ایک زمانے میں اندلسی زبان صرف عربی خط میں لکھی جاتی تھی، مسلمانوں میں بھی، عیسائیوں میں بھی اور اسے نام دیا جاتا تھا ''الخمیادو'' (Aljamiado) حرف ''ل'' (ـجے) کا تلفظ ''خ'' اور یہ نام ہے ''الأعجمیة'' کا اسپینی تلفظ۔ اور اس زبان میں متعدد تراجم قرآن مجید تا حال کتب خانوں میں محفوظ ہیں، اور میرے پاس ان کے مائکروفلم، وسائل کا انتظار ہے کہ ان کو چھاپ دوں۔

❸ ایک نئی کتاب کا تعارف

۱۹۸۷ء میں اسلام آباد میں ایک نئی کتاب ہمارے موضوع پر چھپنے لگی اور ابھی شائع ہوئی ہے یعنی ''قرآن کریم کے اردو تراجم، کتابیات، مرتبہ ڈاکٹر احمد خان''، ناشر: ''مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد۔'' اس کے مؤلف جو فاضل بھی ہیں، سابق میں عرصے تک پاکستان کے ادارۂ تحقیقاتِ علمیہ (ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد) کے کتب خانے کے ناظم بھی رہے ہیں، اور میرے بہت عزیز دوست بھی ہیں، اس لیے ان سے گلے اور شکوے سے آغاز کرتا ہوں۔

کتاب کے مقدمے میں (ص ۱۶ پر) وہ مجھ ناچیز کی کتاب ''القرآن فی کل لسان'' کا ذکر واقفانہ انداز سے کرتے ہیں، لیکن جب صفحہ ۲۹۱ و مابعد میں مآخذ و مراجع کا ذکر کرتے ہیں تو یہ کتاب نظر نہیں آتی، ذکر آتا ہے تو صفحہ ۲۹۵، پر مغربی زبانوں کی کتابوں میں میرے فرانسیسی ترجمہ قرآن مجید طبع دہم کے مقدمے میں مندرج فہرست تراجم کا، حالانکہ اس فہرست میں اردو تراجم کا کوئی ذکر نہیں ہے، معلوم ہوتا ہے کہ کتاب کی

تالیف کے وقت ''القرآن فی کل لسان'' ان کے سامنے نہ تھی، اور انہیں تکلف ہوا کہ مجھے لکھ کر اس کے دیکھنے کا موقع حاصل کر سکیں، اس میں اردو تراجم کی طویل فہرست ہے، اور میں نے دیکھا کہ اس میں ایسے ترجمے بھی مذکور ہوئے ہیں جن کا مواد انہیں زیرِ تبصرہ تالیف کے لیے کسی اور ماخذ سے نہ مل سکا اس لیے میں نے اپنی پرانی کتاب فوٹو کاپیاں لے کر فوراً انہیں ہوائی ڈاک سے بھیج دیں، تاکہ کسی آئندہ ایڈیشن میں ان سے استفادہ کر سکیں، لیکن ہمارے مؤلف امریکہ کی نیشنل یونین کیٹلاگ (National Union Catalog) سے ناواقف معلوم ہوتے ہیں جو کئی سو جلدوں میں ہے اور بہت اہم اردو ماخذوں میں خود پاکستان میں چھپی ہوئی کتاب ''تذکرہ المفسرین'' مولفہ قاضی زاہد الحسینی بھی مفقود ملی۔

بہرحال زیرِ نظر کتاب ان تالیفوں میں تازہ ترین ہے جو ایک ہی زبان کے تراجم قرآن سے بحث کرتی ہیں جیسا کہ عرض ہوا، اردو اس بارے میں سب سے باثروت ہے، اور خوش قسمتی سے اس کتاب کو ایسے فرد نے مرتب کیا ہے جو اس فن کا ماہر اور تجربہ کار ہے، یقین ہے کہ جلد ہی اس کی طباعتِ جدید کا موقع ملے گا، اور اس وقت اس میں مزید اصلاحیں بھی عمل میں آئیں گی۔

کتاب تاریخ وار نہیں بلکہ مؤلف وار ہے، اور مؤلفوں کے نام حروفِ تہجی پر مرتب ہیں، میں شخصی طور پر اس کو پسند کروں گا کہ تراجم کو تاریخ تالیف پر مرتب کیا جائے، یعنی سب سے قدیم معلوم مترجم کا ذکر سب سے پہلے آئے، اور اسی اندارج میں اس کی جملہ طباعتوں کا ذکر دیا جائے، اور کتاب میں ایک اشاریہ ہو جو مترجموں کے ناموں کا حروفِ تہجی پر ذکر کرے، اس میں فائدہ یہ ہے کہ بعض ناموں کا اشاریے میں کئی بار ذکر کیا جا سکتا ہے، مثلاً اس دفعہ پہلا نام آغا قزلباش دہلوی کا ہے، میرے مجوزہ اشاریے میں وہ آغا اور قزلباش دو جگہ آ سکتا ہے، اس دفعہ امام غزالی کا ذکر حرف الف میں ہے، میں اعتراف کرتا ہوں کہ میں ان کی تلاش کبھی حرف الف میں نہ کر سکتا، امام فخر الدین رازی کا ذکر حرف الف میں نہیں، حرف ''ر'' میں ہے۔

اس دفعہ مکمل اور جزوی (جزئی؟) اردو تراجم کی مجموعی فہرست نمبر ۱۱۰ پر ختم کی گئی ہے، لیکن نظر یہ آیا کہ ایک ہی ترجمہ کئی بار کئی مقاموں پر چھپا ہو تو نمبر برقرار رکھنے کی جگہ نیا نمبر دیا گیا ہے، اس سے یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ حقیقت میں اردو میں کتنے ترجمے ہوئے، شاید مشکل سے اس کے ایک تہائی ہوں۔ جدتوں میں سے ایک یہ ہے کہ ایک اشاریہ مطبعوں کے نام دیا گیا ہے، دوسری یہ کہ ایک اشاریہ ان لوگوں کا ہے جنھوں نے اردو ترجمہ راست اصل عربی سے نہیں کیا، بلکہ کسی اور زبان کے ترجمے کو ''اردو میں ڈھالا''۔ اچھا ہوتا اگر وہیں قوسین

میں مزید وضاحت ہوتی کہ اس سے کیا مراد ہے، اشاریے میں مندرج ''ف'' سے مراد غالباً فارسی ہے لیکن ''ع'' سے کیا عربی مراد ہے؟ سارے ترجمے عربی سے ہوئے ہیں، نمبر (۱۴۶) پر حضرت امام حسنؓ کے ترجمے کا ذکر ہے اور تفصیل میں اسے حضرت امام حسینؓ کی تفسیر کا ترجمہ بتایا ہے، صحیح کون ہے؟

معمولی طباعتی غلطیاں بھی ناگزیر ہیں: مثلاً مترجم نمبر ۲۲۹ کو ۶۲۹ لکھا گیا ہے۔ مگر ان معمولی چیزوں سے قطع نظر کتاب خوش آمدید کہے جانے کے لائق ہے، اور اپنے موضوع پر فی الوقت حرف اخیر ہے، خدا کرے جلد نئی اور مکمل اشاعت کا موقع ملے، موضوع ہی ایسا ہے کہ ہر روز نئے تراجم قرآن کی اشاعت سے ترمیم و تکمیل کی ضرورت رہے گی، شاذ و نادر اور تبدیل و تصحیح کی بھی، مثلاً موجودہ ایڈیشن کے صفحہ ۲۹۵، سطر ۱۷ میں لکھنا یہ چاہیے تھا کہ ''یورپی زبانوں کے تراجم قرآنی کی فہرست جو مذکورہ مآخذ کے دسویں ایڈیشن کے مقدمے میں شامل کی گئی ہے''، نہ یہ کہ ''فہرست تراجم قرآن، دسواں ایڈیشن ۱۹۸۰ء'' اور ظاہر ہے کہ یہ مآخذ اردو تراجم سے قطعاً غیر متعلق ہے۔

کتاب میں اس کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ ہر اردو ترجمے خاص کر پرانے ترجمے کے متعلق یہ بھی بیان کریں کہ وہ اب کہاں دیکھا جا سکتا ہے، اس سے ہمارے فاضل مؤلف کی انتھک کوشش، عظیم محنت اور اس اصول عمل کا پتہ چلتا ہے کہ محض سنی سنائی باتوں پر اکتفا نہ کریں۔ کتاب میں کوئی تین سو صفحے ہیں، اور ٹائپ پر خوبصورت چھپائی ہوئی ہے۔ جزاہ اللہ خیراً۔